مولای صل وسلم دائما ابدا　　**درسِ حدیث**　　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت عبداللہؓ شہادت کے وقت مقروض تھے ایک بیٹا اور نو بیٹیاں تھیں

مادی امداد بھی اور رُوحانی بھی ۔ برکت اور نظر بندی میں فرق ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 55 سائیڈ A 1986 - 01 - 10)

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و ا صحابہ اجمعین امابعد !

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ (غزوہ اُحد کے بعد) ملے تو آپ نے فرمایا کہ یَاجَابِرُ مَالِیْ اَرَاکَ مُنْکَسِرًا کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ مُنْکَسِرْ ہو، ٹوٹا ہوا دل ہو جیسے اِس طرح کی حالت ہے تمہاری تو میں نے جواب دیا کہ اُسْتُشْہِدَ اَبِیْ میرے والد شہید ہوگئے وَتَرَکَ عَیَالًا وَّ دَیْنًا اور بچے بھی اور قرض بھی وہ چھوڑ گئے، یہ اَکیلے تھے نو بہنیں تھیں کچھ کی شادی ہوئی تھی دو کی یا تین کی باقی بہنیں باقی تھیں شادی بھی اُن کی ہونی تھی تو ایک تو عیال داری، آمدنی کم اور قرض سر پر اور اُدھر یہ ہوا کہ اُحد کے موقع پر اِنہوں نے جہاد میں حصہ لیا اور شہید ہو گئے تو اِنہوں نے یہ حال عرض کیا۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جو اِن کی خاص اِمداد فرمائی ہے ایک مادّی بذریعہ معجزہ وہ تو اَلگ ہے دُوسری غیبی و رُوحانی اُس کے خاص واقعے دو آتے ہیں آگے۔

مادّی اِمداد :

پہلی تو یہی قرض کی اَدائیگی ہی کا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے پہلے تو یہ کوشش فرمائی کہ وہ لوگ رعایت دیں یا تو قرض چھوڑ دیں یا ہر آدمی اگر یہ چاہے کہ مجھے پہلے مل جائے تو ایسے نہ ہو ترتیب وار رکھ لیں قسطیں رکھ لیں لیکن وہ سخت لوگ تھے غیر مسلم تھے یہودی تھے وہ راضی نہ ہوئے کسی بھی چیز پر بلکہ جب سفارش کے لیے رسول اللہ ﷺ وہاں پہنچے تو ایسے ہوا کہ جیسے وہ بھڑک گئے ہوں تو پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ فرمایا کہ ایسے کرو کہ جتنی قسم کی کھجوریں ہیں یہ اَلگ اَلگ کر کے ڈھیر بنادو اِن کے، تو جو بڑا ڈھیر تھا آپ تشریف لے گئے اور اُس کے گرد چکر لگایا وہیں تشریف فرما ہوگئے اور فرمایا کہ اِس میں سے اِن کا قرضہ ادا کرتے رہو، تو وہ تول تول کر ناپ ناپ کر جیسے بھی طریقہ تھا جو سب سے بڑا ڈھیر تھا اُسی میں سے اَدا کرتے رہے مگر وہ ختم نہیں ہوا اور قرض سارا اَدا ہوگیا یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ تھا کہ اگر یہ سارا خرچ ہو جائے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک حَبَّۃٌ بھی لے کر نہ آؤں ایک دانا بھی لے کر نہ آؤں تو بھی غنیمت ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ وہ ڈھیر بالکل اُسی طرح رہا جیسے کہ پہلے تھا سلامت رہا وہ ڈھیر جیسے کہ اُس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی ہو اور قرض سارا اَدا ہوگیا اور............

یہ برکت اور معجزہ تھا شعبدہ نہیں تھا :

تو ایک تو یہ اِمداد آپ نے فرمائی اور یہ معجزہ تھا رسول اللہ ﷺ کا یہ کوئی نظر بندی نہیں تھی۔ نظر بندی تو یہ ہوتی ہے کہ اُس وقت تو اُسے لگے گا جیسے میں لے جارہا ہوں پھر جب گھر میں جا کر دیکھے گا تو ایک دانہ بھی نہیں نکلے گا گھٹلی نکلے گی تو وہاں سے تو بھر کر لے گیا ہے ڈرم گھر جا کر دیکھتا ہے خالی ہے یا یہاں نظر آئے گا کہ یہ بھرا ہوا ہے اور حقیقت میں کچھ بھی نہ ہو یہ تو ہوئی نظر بندی ایسی بات تو تھی نہیں یہ تو برکت تھی ایک طرح کی خدا کی طرف سے معجزہ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ وہ پیدا فرمائے کسی چیز کو کسی موسم میں، مہینوں میں، کہ پہلے بور لگتا ہے اِس کا، اُس کے بعد پھر پیدا ہونا شروع ہوتا ہے پھل، پھر وہ بڑا ہوتا ہے پھر گرمی پڑتی ہے تو پکتا ہے یہ گویا مہینوں میں پھیلی ہوئی چیز ہے اور درخت نہ ہو تو پیدا ہو ہی نہیں سکتا کھجور کا دانہ بھی، کھجور سے کھجور پیدا ہو جائے کھجور کے دانے سے کھجور کا دانہ پیدا ہو جائے یہ نہیں ہوتا کھجور کے دانے سے درخت پیدا ہوگا درخت سے دانہ پیدا ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو وہ بھی مہینوں میں ہوگا اور موسم پر ہوگا بے موسم

نہیں ہوگا سردیوں میں کھجوریں ہوجائیں اور پک جائیں یہ نہیں ہوگا گرمیوں میں گرمی آئے گی تو پکّیں گی یہ ہوگا اِن سب چیزوں کی خدا کو تو ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ تو قدرت اِس سے زیادہ رکھتا ہے۔ اُس کو یہ قدرت بھی ہے کہ وہ کھجوروں سے کھجوریں پیدا فرمادے براہِ راست بلاواسطہ اور بلاقید موسم کے اور بلا عرصہ گزرے ہوئے تو وہ معجزہ کہلاتا ہے وہ خداوندِ کریم کی قدرت کا ایک مظاہرہ ہے یہاں دُنیا میں وہ بہت کم ہے اور آخرت میں جنت میں یہی ہے کہ وہ اِرادہ کرے گا کہ یہ چیز ہو وہ فوراً پیدا ہوجائے گی سامنے آجائے گی اور ہوگی وہ حقیقت خیال نہیں ہوگا جیسے کہ آپ خیال کرلیں کہ یوں ہوگا تو کبھی بھی کچھ نہیں ہوگا پیٹ بھی نہیں بھرے گا اُس سے ذائقہ بھی کوئی نہیں ہوگا وہ خیالی چیز ہوگی، خیالی نہ ہو حقیقی ہو اور فوراً ہوجائے یہ آخرت میں تو ہوگا دُنیا میں خدا کی قدرت ہے کبھی کبھی اَنبیائے کرام کی صداقت ظاہر فرمانے کے لیے معجزات اللہ تعالیٰ دکھاتے رہے ہیں اَب تو نہیں نبی کوئی بھی اَب تو عیسیٰ علیہ السلام ہی آئیں گے تو معجزات کچھ ہوں گے ظاہر ورنہ نہیں باقی جو بزرگوں سے کوئی چیز ظاہر ہوتی ہے تو اُس کو معجزہ نہیں کرامت کہتے ہیں۔

نبی کے سوا بزرگوں سے جو چیز ظاہر ہوتی ہے وہ کرامت ہے معجزہ نہیں :

اور بزرگوں کے ہاتھ سے کوئی چیز ظاہر ہو تو وہ بزرگ کی جو کرامت ہے وہ بھی نبی ہی کا معجزہ ایک طرح کا ہوگا کیونکہ اُس نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے جو بھی کچھ کیا ہے حاصل، دین ہی اُن سے حاصل ہوا ہے اور دین کی وجہ سے یہ کرامت ظاہر ہو رہی ہے تو اِس طرح سے جو آج کسی کسی ولی سے ظاہر ہو وہ کرامت کہلائی گی اور وہ بھی نبی ﷺ ہی کا ایک طرح سے معجزہ ہے۔ اَب ایک چیز تو یہ نظر آئی تھی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو) سامنے واضح طرح اور جب ایک آدمی دیکھ لیتا ہے اور بہت چیزیں پہلے بھی دیکھی ہوں گی اُنہوں نے اِس طرح کے معجزات، تو پھر یہ ہوجاتا ہے کہ اُس کے بعد اَگلی بات جو کہی جائے جو غیب کی ہو نظر نہ آتی ہو یا آئندہ ہونے والی ہو اُس پر بھی اعتماد ہوجاتا ہے آدمی کو اُس پر بھی ایمان لانا آسان ہوجاتا ہے۔

غیبی اور رُوحانی اِمداد :

چنانچہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں ایک اور خبر دی کہ **اَفَلَا اُبَشِّرُکَ بِمَا لَقِیَ اللّٰہُ بِہٖ اَبَاکَ** تمہیں میں وہ خوشخبری سناؤں جو تمہارے والد صاحب سے اللہ تعالیٰ نے معاملہ کیا ہے اور جب ملے

ہیں خدا کے یہاں تو کیا ہوا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پھر فرمایا مَا کَلَّمَ اللّٰہُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اللہ تعالیٰ نے کسی سے بھی کبھی بلا حجاب بات نہیں فرمائی لیکن ہوا یہ ہے کہ اَحْیَا اَبَاكَ تمہارے والد کو حیات دی اور کَلَّمَہٗ کِفَاحًا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں شرف بخشا ہے ہم کلامی کا براہِ راست اور یہ فرمایا کہ یَاعَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ اُن سے کہا کہ مجھ سے کوئی تمنا کرو میں تمہیں وہ دُوں گا تو عرض کیا تمہارے والد نے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تُحْیِیْنِیْ مجھے آپ زندگی دوبارہ دیں دُنیا کی اور پھر میں دوبارہ اِسی طرح شہید ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّہٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میرا یہ فیصلہ ہے کہ جو دُنیا سے اِدھر آجائے وہ نہیں لوٹایا جائے گا دوبارہ فَنَزَلَتْ تو پھر یہ آیت اُتری تھی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں قتل کردیے گئے ہیں اُنہیں مردہ نہ سمجھو بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ اور فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ تو اِس طرح کی چیز ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خاص فضیلت :

پھر یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک فضیلت اِنہیں مزید یہ حاصل تھی کہ میرے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے اِستغفار فرمایا رسول اللہ ﷺ کا اِستغفار اِن کے لیے کرنا اِس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دُعاء دی کہ اللہ تو اِن کے گناہوں کو معاف فرما یہ دُعاء دی مجھ کو پچیس مرتبہ مختلف مواقع پر گویا مِنْ حَیْثُ الْمَجْمُوْعِ اِتنی مرتبہ مجھ کو یہ دُعاء دی یہ اِن کا شرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن سے محبت اور آخرت میں اِن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء ....